نمونہ سلف حضرت مولانا

حافظ محمد یحییٰ عزیز میر محمدی

حفظہ اللہ

کی جامعہ سلفیہ میں تشریف آوری

رپورٹ :- عابد محمود قدوسی

22 مارچ کی صبح پیام مسرت دامن میں لئے طلوع ہوئی جب اساتذہ جامعہ کی دعوت پر بقیۃ السلف حضرت مولانا محمد یحییٰ عزیز میر محمدی حفظہ اللہ کی مادرِ علمی میں آمد متوقع ہوئی۔ دینی و جماعتی حلقوں میں آپ کی شخصیت محتاجِ تعارف اور آپ کی دینی خدمات کسی سے مخفی نہیں۔ خصوصاً اصلاح و تبلیغ کے میدان میں آپ کی لامحدود کاوشیں قابلِ رشک اور صد آفرین ہیں۔ آپ جس ''خانہ تمام آفتاب است'' کے مصداق خانوادے کے چشم و چراغ ہیں اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے خصوصی فضل و کرم اور صالحیت سے نوازا ہے۔

آپ نے مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمۃ اللہ علیہ' مولانا داؤد غزنوی رحمۃ اللہ علیہ جیسے کبار علماء سے فیض اٹھایا اور ان کی رہنمائی میں جماعت کا منظم کام کیا ان دنوں بھی دعوت و تبلیغ کو مقصدِ حیات بنائے ہوئے ہیں۔

آپ کی آمد کی اطلاع نوید جانفزا ثابت ہوئی۔ طلباء اور خصوصاً اساتذہ کرام کی مسرت و شادمانی دیدنی تھی۔ چنانچہ ۲۲ مارچ ۲۰۰۳ء؍۱۸ محرم کی صبح آپ نے جامعہ میں قدم رنجہ فرمایا۔ قبل از ظہر مسجد میں آپ نے طلباء کے سامنے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ پر مشتمل پر مغز اور جامع وعظ فرمایا۔ جو بقول فضیلۃ الشیخ حافظ محمد مسعود عالم صاحب طلبہ کیلئے دلوں پر نقش کرنے اور اسے اپنی زندگی کا دستور بنانے کے قابل ہے۔

مجلس کا آغاز ثالثہ ثانوی کے طالب علم قاری سلمان محمود کی تلاوتِ قرآن مجید سے ہوا۔ صدارت شیخ الحدیث مولانا عبدالعزیز علوی صاحب حفظ اللہ نے کی۔ جبکہ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض شیخ التفسیر مولانا حافظ محمد مسعود عالم حفظہ اللہ نے سرانجام دیئے۔ مدیر التعلیم پروفیسر محمد یسین ظفر صاحب اور مدیر وفاق المدارس السلفیہ مولانا محمد یونس بٹ صاحب اہم کام کے سلسلہ میں شہر سے باہر گئے ہوئے تھے۔ جن کی کمی شدت سے محسوس کی گئی۔ حافظ محمد مسعود عالم صاحب نے سامعین کے سامنے آپ کا مختصر سا تعارف پیش کیا اور خطاب کے لئے آپ کو دعوت دی۔

افادہ عام کی غرض کے پیش نظر مختصراً چند اقتباسات کا خلاصہ پیش خدمت ہے۔

خطبہ مسنونہ کے بعد آپ نے ''فضائل علم و علماء'' پر روشنی ڈالی کہ ''طالبانِ علم کا تحصیل علم میں جتنا وقت گزرتا ہے اللہ تعالیٰ انہیں مجاہدوں والا اجر دیتے اور فرشتے اور چرند پرندان کیلئے دعا گو رہتے ہیں''۔

''حصولِ علم کے مقاصد'' پر گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا:

''پہلی بات جو ہمیشہ مدِ نظر رکھنی چاہیے وہ ہے مقصد کا تعین کہ حصولِ علم کا مقصد کیا ہے اگر تو حصول معاش اور دنیا طلب ہے تو یہ محل تاسف اور باعث ندامت ہے۔ بلکہ اس کا مقصد معرفت الٰہی' خالص اسی کی عبادت و بندگی' دین الٰہی کی ترویج و اشاعت اور بندگانِ خدا کی اصلاح ہونی چاہیے۔ ابتداء سے ہی اس تعلیم کا مقصود خالص اس کی رضا اور دینِ خالص کی خدمت ہو کہ جس ذات نے ہمیں پیدا کیا ہے اس کا شکر کریں اور اس کے احکام جانیں اور عمل کریں''۔

بغرض عمل' علم پر رغبت دلاتے ہوئے انہوں نے فرمایا:

''آپ جو علم حاصل کریں اس پر عمل

کریں۔ جب ہم علم پڑھنے کے بعد فوری اس پر عمل کریں گے تو وہ ہمارے دل پر نقش ہو جائے گا اور نور ثابت ہوگا۔ جس کی روشنی میں ہم خود بھی شاہراہِ بہشت پر گامزن رہیں گے اور دوسروں کی بھی رہنمائی کر سکیں گے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا عمل بھی یہی تھا کہ جتنا علم وہ سیکھتے اس پر عمل کرتے یہی وجہ ہے کہ علم ان کے سینے کا نور بنا اور پھر لوگوں کو اس سے روشنی نصیب ہوئی"۔

حسن کردار اور اعتماد کو برقرار رکھنے کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب بندے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے دعوت کا کام لینا تھا لیکن فریضہ نبوت تفویض کرنے سے قبل معاشرہ میں ان کی دیانت وصداقت کا سکہ بٹھایا۔ اس لئے اس مقدس فریضہ کو ادا کرنے کیلئے ضروری ہے کہ معاشرہ میں ہمارا اعتماد بحال ہو اور لوگ حسنِ ظن رکھتے ہوں تا کہ نہ صرف وہ ہماری بات سنیں بلکہ اسے دل میں جگہ دیں۔ اس لئے علمائے کرام و طلبائے عظام کیلئے ضروری ہے کہ وہ اعتماد کو بحال رکھیں اور حسنِ اخلاق و کردار سے لوگوں کے دلوں کو تسخیر کریں"۔

اساتذہ کرام کی خدمت کو "ادب کا بنیادی قرینہ" قرار دیتے ہوئے کہا کہ:

"اگر اس نوری علم کو حاصل کرنا اور زبان میں تاثیر کا عنصر اجاگر کرنا مقصود ہو تو ہم پر لازم ہے کہ اساتذہ کرام سے انتہائی ادب واحترام کا معاملہ روا رکھیں اور ان کیلئے بھرپور، پر خلوص دعائیں فرمائیں کہ جن کی کاوشوں سے آپ یہ علم حاصل کر رہے ہیں"

کثرت یادِ الٰہی کو" کامیابیوں کی کنجی" گردانتے ہوئے گویا ہوئے:

"کامیابیاں ہمیشہ ذکر الٰہی سے حاصل ہوتی ہیں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے میدانِ جنگ میں زخمی جسموں سے بھی تہجد کی نماز پڑھی ہے۔ سورۃ المزمل میں ارشاد باری تعالیٰ ہے" **فاقروا ما تیسر من القرآن** "یعنی قرآن جتنا بھی ہو سکے تہجد کی نماز میں پڑھو"۔

مولانا عبدالمنان وزیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ اگر چہ آنکھوں سے نابینا تھے لیکن خدائے تعالیٰ نے ان کو روشن دماغ اور دلِ بینا عطا کیا تھا ان کے طلبہ پہ بھی ان کا اتنا اثر تھا کہ وہ رات کو اٹھ کر تہجد میں قرآن پڑھتے اور روتے تھے اور واقعتاً قرآن ان کے دلوں پر اثر کرتا تھا"۔

آخر میں اپنی دعوت کو زیادہ موثر و پر تاثیر بنانے کیلئے حسن اخلاق اور لطافت زبان پر زور دیتے ہوئے کہا کہ:

"معاشرے میں اپنا مقام بنانے اور اعتماد قائم و بحال رکھنے کیلئے اشد ضروری ہے کہ لوگوں سے پیار کریں ان پر احسان کریں دوران گفتگو دوستانہ ماحول قائم رکھیں۔ پھر دیکھیں اس کے ثمرات کیسے سودمند ثابت ہوتے ہیں۔

آج اگر ہماری دعوت اتنی موثر نہیں تو اس کی بھی اصل وجہ یہ ہے کہ ہمارے اندر وہ اخلاق ہی مفقود ہو کر رہ گیا ہے جو باعثِ کشش ہو جو کہ ضروری ہے

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں دینِ اسلام کی اشاعت کیلئے منتخب فرمائے۔ آمین

اختتامی کلمات ادا کرنے کیلئے مولانا حافظ مسعود عالم صاحب مائک پر تشریف لائے۔ اور فرمایا:

ہم حضرت حافظ صاحب کے شکر گزار ہیں کہ انہوں نے ہمیں اپنے ارشادات سے مستفیض فرمایا ہمیں ان کو اپنی زندگی کا دستور بنانے کی کوشش کرنی چاہیے اور بالخصوص جس چیز کی طرف توجہ دلائی ہے کہ "اس تعلیمی مرحلے کے اندر اپنے عمل کی اصلاح" اخلاق و کردار کی بہتری کی طرف توجہ دینی چاہیے۔ عمل، علم کے اندر نور پیدا کرتا ہے عمل کے اندر اخلاص پیدا کرتا ہے اور سیرت و کردار کو جلا بخشنے کیلئے جس نسخہ کی طرف حضرت صاحب نے توجہ دلائی ہے کہ "تہجد کیلئے صبح کا اٹھنا" اس کا آپ اہتمام کریں۔ بعد ازاں انہوں نے حضرت حافظ یحییٰ صاحب سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا امید ہے کہ آپ آئندہ بھی گاہے بگاہے طلبہ کی رہنمائی کیلئے تشریف لائیں گے۔ اور آخر میں دعا کیلئے شیخ الحدیث مولانا عبدالعزیز علوی حفظہ اللہ کو دعوت دی۔ یوں شیخ الجامعہ کی دعا کے ساتھ یہ بابرکت و پر رحمت مجلس اختتام پذیر ہوئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اپنی تجارت کو فروغ دینے کیلئے
مجلّہ "ترجمان الحدیث"
میں اشتہارات دیجئے۔